سوال

(328)نابالغ بچوں کے مال سے زکوۃ دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے بھائی فوت ہوئے توانہوں نے اپنے بچوں کے لیے کچھ مال چھوڑا ہے جو میرے پاس محفوظ ہے بچے ابھی نابالغ ہیں، کیا اس مال سے زکوۃ دینا ضروری ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کچھ اہل علم کا موقف ہے کہ نابالغ بچے کے مال میں زکوۃ فرض نہیں ہے کیونکہ بلوغ سے قبل وہ شرعی احکام کا پابند نہیں ہے، جیساکہ حدیث میں ہے: ''تین آدمیوں کا گناہ نہیں لکھا جاتا، سونے والے کاتاآنکہ وہ بیدار ہوجائے بچے کا جب تک وہ بالغ نہ ہوجائے اور پاگل کا حتی کہ اسے افاقہ ہوجائے۔'' [1]

ان حضرات کا کہنا ہے کہ نابالغ کے مال سے زکوۃ نہیں دی جائے گی۔ لیکن ہمارے رجحان کے مطابق نابالغ کے مال میں بھی زکوۃ فرض ہے کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے وہ کسی نابالغ کی بنا پر ساقط نہیں ہوتا، چونکہ غرباء اور مساکین کو فائدہ پہنچانا ہے لہٰذا مال کسی کا بھی ہو اس سے ان کا حق نکالنا ضروری ہے، ایک مشہور حدیث میں ہے کہ ان کے دولتمندوں سے زکوۃ لی جائے۔ یہ الفاظ عام ہیں، ان میں بالغ یا نابالغ کی کوئی تخصیص نہیں ہے اس لیے بچوں کے مال سے زکوۃ دینا ہوگی بشرطیکہ وہ نصاب کو پہنچ جائے اور اس زکوۃ کی ادائیگی بچوں کے سرپرست کی ذمہ داری ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] مسند امام احمد، ص: ۱۱۴، ج۶۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:286